

اور چاہتے تھے کہ اس طرح ہم بھی ایسے ہی
نفسے پیچے بن جائیں۔ نہ رکھ سکے۔ بولی
اٹھے۔ مٹی میں بھی ایک کہانی یاد ہے۔ کوکو
سنائی!

”ہاں آہ۔ اباجان کو بھی کہانی یاد ہے۔ اباجان
جس بھی کہانی سنائیں گے۔ سنائیے اباجان
اباجان سنائے نا“

اباجان نے کہانی سنائی شروع کی:

کسی شہر میں ایک تھا بادشاہ
مگر بادشاہ تھا بہت ہی غریب
نہ آتا تھا کوئی بھی اس کے قریب
بادشاہ اور غریب۔ سب پیچھے پوچھ لگے کہ
بادشاہ غریب بھی ہو سکتا ہے یا نہیں؟ شاید
ہوتا ہو گا۔ گھڑانے میں۔ اباجان نے تھے:
کے ایک دن اس نے فیض آباد

کہانی سننے سونے چاندی کی کھیر
فقیروں کو پھر جیروں سے کہنے لگا
امیروں و ذریعوں سے کہنے لگا
کہ آؤ چلو آج کھلیں دھار
قلم اور کاغذ کی دیکھیں بہار
مگر ہے سمندر کا میدان تلک
کرکس طرح کوئی پھر سے جنگ
تو چڑیا یہ بولی کہ اے بادشاہ
کروں گی میں اپنے چڑے کا بیہ
مگر چھ کو کھر میں بلاؤں گی میں
سمندر میں ہرگز نہ جاؤں گی میں

ASSISTANT DIRECTOR
Government and R&D
KACHHI
robo @ gogpc.halochistan